رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الہام غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۱۲ ؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

جلد ۲۴ | مورخہ ۶ رمضان ۱۳۵۵ھ | یکشنبہ | مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۲۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت۔ اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا"

(بدر ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہے

فدیہ کے ذکر پر فرمایا:۔ "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائیگی"

(بدر ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰۔ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج کھانسی کی زیادہ تکلیف رہی جس کی وجہ سے حضور خطبہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھایا۔ جس میں رمضان المبارک کی برکات کیطرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے پیٹ کے درد کی تکلیف ابھی تک حسب سابق ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بندش پیشاب کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو سفر سندھ سے واپسی پر ضعف جگر اور ورم معدہ کی تکلیف ہو گئی تھی۔ جو ابھی تک پورے طور پر دور نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library

بیرونِ ہند کی وہ جماعتیں جنہوں نے چندہ تحریک جلد ادا کر دیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔" "تحریک جدید کے وعدے پورا کرنے کی میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ۳۶ء ہے۔ لیکن جو شخص جس قدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔" "بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔" "خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے۔ وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی تعمیل میں بیرونِ ہند کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے وعدوں کو باوجودیکہ ان کے لئے یکم دسمبر ۳۷ء کے بعد تک کی میعاد تھی۔ اپنے وعدوں کو وقت سے بہت پہلے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

جماعت آبادان ایران۔ جس کا وعدہ -/۱۰۶۰ روپیہ تھا۔ مگر انہوں نے -/۲۵ روپیہ کا اضافہ کر کے -/۱۰۸۵ کی رقم قریباً سالم ادا کی ہے۔

(۲) جماعت بغداد نے اپنا وعدہ -/۱۵۳ روپیہ کا پیش کیا ہے۔ جسے مدت گزری کہ وہ سو فی صدی پورا کر چکے ہیں۔

(۳) جماعت دارالسلام افریقہ نے -/۸۲۰ شلنگ کا وعدہ حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کیا۔ جسے قریباً سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ تھوڑی سی رقم جوان جماعتوں کی طرف ہے۔ اس کے بھی یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک آنے کی توقع ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ نیروبی افریقہ جس کا وعدہ -/۳۸۹۸ شلنگ کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا۔ اس میں سے -/۳۶۷۲ شلنگ دس ماہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس جماعت کے سکرٹری مال مکرمی ڈاکٹر عمر الدین صاحب ہیں۔ جو بہت دہی اور سرگرمی سے مالی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف چندہ تحریک جدید ہی پورے طور پر ہر ماہ ارسال کیا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ چندہ عام کی بھی جو رقم آتی رہی ہے وہ بھی ایک ماہ میں دوسرے ماہ سے زیادہ آتی رہی ہے۔ ان کی تفصیل سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے چندہ عام بھی بفضل خدا گذشتہ سال کے مقابل میں اس سال قریباً ڈیوڑھا بلکہ اس سے بھی زیادہ ارسال کیا ہے۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ جو کارکن سرگرمی اور پوری توجہ سے کام کرنیوالے ہوتے ہیں۔ وہ باوجود چندہ تحریک جدید کے جو ایک طوعی اور خوشی کا چندہ ہے۔ پھر بھی چندہ عام پہلے سے زیادہ وصول کر لیتے ہیں۔ میں ان کو اس جدوجہد پر مبارکباد دیتے ہوئے اطلاع دیتا ہوں کہ ان کی رپورٹ ملنے پر میں نے ان کی جماعت کے ہر وعدہ پورا کرنے والے کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔ یہ مختصر رپورٹ اخبار میں اس لئے دی جا رہی ہے کہ بیرون ہند کی وہ جماعتیں جو اپنے وعدے پورے کر چکی ہیں۔ آئندہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور وہ جماعتیں جن کے وعدے پورے ہونے میں کچھ کمی ہے۔

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

روزگار کے خواہشمند
بہنوں اور بھائیوں کے فائدہ کی بات

آپ کو معلوم ہے کہ میں مدت سے اپنی ایک خاندانی مجرب دوا کا اشتہار دے رہی ہوں۔ جو میری بہنوں کی پوشیدہ امراض کا مفید اور یقینی تسلی بخش علاج ہے! اور اس وقت میری دوا کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور سو فیصدی فائدہ مند ہونے کی وجہ سے بکثرت فروخت ہو رہی ہے۔

ایجنٹوں کی ضرورت

میں چاہتی ہوں۔ کہ اس دوا کی مختلف شہروں میں ایجنسیاں قائم کروں۔ اس لئے میری احمدی بہنیں اور بھائی ڈاکٹر حکیم ہوں۔ یا دکاندار اگر اپنے شہروں کے لئے ایجنسی لے لیں۔ تو ان کے لئے بہترین آمدن کا ذریعہ ہوگا۔ مفصل حالات کے لئے ایک خط لکھ کر دریافت کریں۔

پتہ۔ نجم النساء بیگم معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر تلہ گنگ مقام چکوال

دعویٰ دیوانی نمبر ۱۶۰ ۱۹۳۶ء

شیر جنگ ولد منگا ذات اوان سکنہ جبائلہ تحصیل تلہ گنگ — مدعی

بنام۔ عالم خان وغیرہ سکنہ ایضاً — مدعا علیہم

دعویٰ استقرار حق

بنام۔ میر باز پسر حیدر ذات اوان سکنہ جبائلہ تحصیل تلہ گنگ — مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی میر باز مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام میر باز مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر میر باز مدعا علیہ مذکور تاریخ ۷ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۳۶ کو دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم چکوال ضلع جہلم)

Digitized by Khilafat Library

شفاخانہ رفاہ نسواں

بے اولاد عورتوں کو خوشخبری

اگر آپ کے ہاں اولاد نہیں ہے تو فوراً شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف رجوع کریں۔ شفاخانہ مذکورہ کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی ہیں جو کہ عمر رسیدہ ہیں بے اولاد عورتوں کے علاج میں وسیع تجربہ رکھتی ہیں۔ سینکڑوں مایوس عورتیں ان کے ہاتھ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ (نوٹ) آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں ۴ روپے سے زیادہ نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:-

شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

ضرورتِ رشتہ

ایک سیدہ لڑکی عمر ۱۸ سال وطن دہلی کی جانب کسی قدر خواندہ کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے:-

مفتی محمد صادق قادیان

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں:-

	اصل قیمت	رعائتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " اول	۵ روپے	۲ روپے ۸ آنے
امیرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ - علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ لودیانہ پنجاب

محافظ جنین
(رجسٹرڈ)

حب اطہرا

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز۔ پیلے دست تے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اطہرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اطہرا کا مجرب علاج حب اطہرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اطہرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اطہرا کے مریضوں کو حب اطہرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے رس بیلنے چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ آٹا پیسنے کی آئیل چکیاں۔ فلور مل۔ چاولوں کی مشینیں۔ بسبویاں۔ بادام روغن قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

فہرست مفت

طلب فرمایئے:-

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

بیگمات

زنانہ ریشمی چادر جو کہ شریف بیگمات اور نیک بخت بیبیوں کیلئے عید مبارک پر اوڑھنے کیلئے ایک بے نظیر اور پُر لطف تحفہ ہے جو کہ ہر ایک رنگ میں نہایت ہی اعلیٰ درجے کے ڈیزائن کے مطابق چاروں طرف عمدہ بیل بوٹوں سے مزین ہیں جو کہ چادر کی شان کو دوبالا کر رہی ہیں چلنے میں مضبوط دیکھنے میں خوبصورت پہننے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی جس رنگ کی درکار ہو منگا سکتے ہیں عرض ۳ گز ½ اگز قیمت دو روپے چار آنہ (۲ روپے ۴ آنے) ½۲ × ½۱ لڑکیوں کیلئے ۱ روپیہ محصولڈاک ۸ تین چادر پر محصولڈاک معاف ہوگا (نوٹ) تین چادر سے زیادہ کوئی صاحب منگائیں ہمارے سٹور میں اس قسم کا بہت تھوڑا مال

المشتہر مینیجر لودیانہ سٹور حلقہ نمبر ۲ لودیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۹ نومبر۔ چار ماہ کے قریب جیل میں رہنے کے بعد آج مسٹر کے ایل گابا کو ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت پر ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج لاہور کے حکم سے رہا کر دیا گیا۔ کل فاضل جج نے آپ کے چار ضامنوں کے کاغذات کی پڑتال کی تھی اور حکم دیا تھا۔ کہ آج چوتھے ضامن کو پیش کیا جائے۔ چنانچہ آج عدالت نے چوتھے ضامن کی ضمانت منظور کر لی۔

لکھنؤ ۱۹ نومبر۔ لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ ملتوی کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شیعوں کا ایک وفد گورنر یوپی سے ملاقات کرے گا۔ اگر شیعہ اور سنیوں کے درمیان مفاہمت کی تحریک ناکام رہی تو گورنر ایک مختصر سی غیر جانبدار کمیٹی مقرر کرے گا۔ یہ کمیٹی فریقین کے مطالبات سن کر حکومت کے سامنے رپورٹ پیش کرے گی اس اثنا میں اگر حکومت کو براہ راست کارروائی نہ کرنے کا یقین دلایا گیا۔ تو تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں قید ہونے والے اشخاص کو رہا کر دیا جائے گا۔

روما ۱۹ نومبر۔ فسطائیوں کی مجلس اعلیٰ نے بحث و تمحیص قائم کرنے کے بعد ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ مسولینی نے قوم کی عسکری قوت کے متعلق جو تفصیلات شائع کی ہیں۔ انہیں بکمال مسرت سننے کے بعد یہ کونسل اس امر کو ضروری سمجھتی ہے کہ اس وقت بحری اور فضائی طاقت کی تکمیل کا کام بسرعت سرانجام دیا جائے۔۔ اجلاس نے اس امر پر اظہار مسرت کیا۔ کہ جرمنی آسٹریا اور ہنگری کے ساتھ موثر اتحاد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ جرمنی اور اطالیہ کی حکومتوں نے ہسپانیہ پر جنرل فرینکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایک اطالوی مکتوب مظہر ہے کہ اب جب کہ جنرل فرینکو کی حکومت نے ہسپانیہ کے اکثر حصوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور حالات اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ ہسپانیہ کے غیر مفتوحہ علاقوں میں کوئی ذمہ وار حکومت نہیں۔ اس لئے اطالیہ کی فسطائی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنرل فرینکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور سفارتی تعلقات کے قیام کے لئے اس کے پاس اطالوی سفیر بھیجا جائے۔ جرمنی کے اعلان میں بھی یہی باتیں درج ہیں۔ اور لکھا ہے کہ نیا جرمن سفیر جنرل فرینکو کی حکومت کے صدر مقام کی طرف روانہ ہو رہا ہے۔

راولپنڈی ۱۹ نومبر۔ راولپنڈی میں اب کے بھی گورونانک کے یوم ولادت کے جلوس کے موقع پر جو کہ ۲۷ نومبر کو نکالا جا رہا ہے۔ سکھ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے پر مصر ہیں۔ اور ان کی طرف سے جگہ جگہ جھٹکہ کی دکانیں کھولنے اور عید میلاد النبی کے جلوس پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۹ نومبر۔ فیض پور میں کانگرس کے اجلاس میں سوشلسٹوں کی طرف سے ایک قرارداد پیش کی جائے گی۔ جس میں کانگرس سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ وہ وزارتیں قبول کرنے کے خلاف حکم صادر کرے۔ سوشلسٹوں کی طرف سے ملک معظم کے مجوزہ سفر ہند کے مقاطعہ اور جنگ کے خلاف قراردادیں بھی پیش کی جائیں گی۔

استنبول ۱۹ نومبر۔ استنبول ریلوے جو یونانی علاقہ سے گزرتی ہے۔ معاہدہ لوزان کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت یہ ریلوے جمعیتہ اقوام کی نگرانی میں ہے۔ ترکی اور یونان میں فیصلہ ہوا ہے۔ کہ معاہدہ لوزان کی اس مخصوص دفعہ کو معطل و منسوخ کر دیا جائے۔ جمعیتہ اقوام کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب اس ریلوے پر یونان اور ترکی کا مشترکہ قبضہ ہوگا۔

وائنا ۱۹ نومبر۔ آسٹریا کی نئی حکومت نے فوج میں ۶۸ فی صدی اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور حربی استحکامات کے لئے ۸۰ لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں سپاہیوں کی تنخواہوں میں بیس فیصدی اضافہ کر دیا جائے گا۔ جرمنی اور اطالیہ سے جدید ساخت کے جنگی طیارے خریدے جائیں گے۔

بارسیلونا ۱۹ نومبر۔ صوبہ کیٹلونیا سے دس ہزار جنگجو سپاہی میڈرڈ کی فوجوں کی امداد کو پہنچ گئے ہیں ان سپاہیوں کے پاس طیارہ شکن مشین گنیں اور توپیں کافی تعداد میں موجود ہیں۔

رباط ۱۹ نومبر۔ براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس سے طیارہ شکن توپوں۔ مشین گنوں اور رائفلوں سے بھرے دو جہاز بارسیلونا پہنچ گئے ہیں

پراگ ۱۹ نومبر۔ حکومت زیکوسلاویکیہ نے فوجی تنظیم کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا ہے۔ پولیس کے آدمیوں کو فوج میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور عام ملازمین سے پولیس کی خدمات لی جا رہی ہیں سرحدات پر فوجوں کا کافی اجتماع دکھائی دیتا ہے۔ جرمنی کی سرحدات پر اس وقت زیکوسلاویکیہ کی ایک لاکھ سپاہ جمع ہے۔

لزبن ۱۹ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۵۵ روسی فوجی افسر سرکاری فوجوں کی قیادت کے فرائض انجام دینے کے لئے بارسیلونا پہنچ گئے ہیں۔ ان افسروں کے ساتھ ۵۰۰ کے قریب روسی طیارہ دان بھی بارسیلونا آ گئے ہیں۔ اور میڈرڈ روانہ ہو گئے ہیں۔

میڈرڈ ۱۹ نومبر۔ میڈرڈ کی گلیاں اور بازار اور فلک بوس عمارتیں کھنڈرات کا نقشہ پیش کر رہی ہیں۔ کل تمام دن بمباری ہوتی رہی۔ اور ایک اطلاع مظہر ہے کہ اڑھائی سو آدمی ہلاک اور آٹھ سو مجروح ہوئے۔ میڈرڈ کا مرکزی حصہ جل رہا ہے ٹریموے کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ باغی طیاروں نے ایسے پمفلٹ پھینکے ہیں جن میں باشندوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ رات کو ان پر زیادہ سختی سے حملہ کیا جائیگا۔

بمبئی ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے فیض پور کانگرس کا صدر بننا منظور کر لیا ہے۔ وہ آئندہ سال کے لئے بھی کانگرس کے صدر رہیں گے

کانگڑہ ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ریاست سکیت کے راجہ نے بھی تمام مندر اچھوتوں پر کھول دینے کا حکم دیدیا ہے۔

لاہور ۱۹ نومبر آج سول لائن پولیس سٹیشن اور گوالمنڈی کے علاقوں میں پولیس کے آدمی سادہ لباس میں پہرہ پر تعینات تھے پولیس کے اس قدر انتظامات کے باوجود آج بھی سول لائن کے علاقہ میں سرخ قاتلوں کی سوسائٹی نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اور دو موٹر کاروں کو آگ لگا دی ان دو واقعات سے آج تک آتشزدگی کے واقعات کی تعداد ۷ تک پہنچا دی ہے

شیخوپورہ ۱۹ نومبر لاہور ہائی کورٹ نے ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کی معرفت ایک گشتی مراسلہ وکیلوں کے نام ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وہ کرسمس اور نو روز کی تقاریب پر ہائی کورٹ کے ججوں کو کرسمس کارڈ اور نوروز کارڈ ارسال نہ کیا کریں

ماسکو۔ ۱۹ نومبر۔ جاپان کی طرف سے تمام تر انکار کے باوجود جرمنی اور جاپان کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ معاہدہ اشتراکیت کے خلاف متفقہ جنگ کا حامل ہے۔ لیکن درحقیقت جاپان اور جرمنی کے درمیان ایک خفیہ جنگی معاہدہ ہے ابتدا میں جاپان کا خیال تھا۔ کہ برطانیہ کو بھی اشتراکیت کے مخالف محاذ میں شامل کیا جائے۔ لیکن برطانیہ کسی ایسے معاہدہ میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں۔ جو دنیا کو فسطائیت اور اشتراکیت میں منقسم کر دے

امرتسر ۱۹ نومبر گندم ۲ روپے ۱۳ آنے اپائی سونا ۳۶ روپے ۱۱ آنہ اور چاندی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے ؛

مدراس ۱۹ نومبر۔ سر اکبر ان حیدری نے ریزرو بنک آف انڈیا کی گورنری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی جگہ ہانگ کانگ اور شنگھائی بنکنگ کارپوریشن کے ایک انگریز افسر کو مقرر کیا جائے گا۔ اور ڈپٹی گورنر کا عہدہ کسی ہندوستانی کے سپرد کیا جائے گا ؛

پیرس ۱۹ نومبر فرانس کے وزیر امور داخلہ موسیو سیلنگرو نے اپنی بیوی کی موت اور اپنی حربی حکمت عملی کے خلاف مخالفین کی نکتہ چینی کے صدمہ سے خودکشی کر لی ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

مؤلف رسالہ عشرۂ کاملہ کی ذلّت و رسوائی

جس طرح قرآن مجید کی آیت وان اللّٰہ مخزی الکافرین ہر زمانہ میں کفار کی ذلت و رسوائی پر مشتمل خبر ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی مھین من اراد اھانتک آپ کے دشمنوں کی رسوائی اور اہانت کے لئے عام خبر ہے اگرچہ اس قسم کے کلمات الٰہیہ ایک خاص زمانہ میں ایک خاص شخص کے متعلق بھی ہوتے ہیں۔ لیکن بعد ازاں انہیں عمومیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جہاں پر اس خبر کا مصداق پایا جائے وہاں ہی وہ چسپاں ہو جاتے ہیں۔

منشی محمد یعقوب صاحب تحصیلدار ریاست پٹیالہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک کتاب "عشرہ کاملہ" نامی شائع کی۔ اور منجملہ دیگر اعتراضات کے چندہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ناروا اعتراض کئے۔ اللہ تعالٰے کے فضل سے اس رسالہ کا جواب ایک ضخیم کتاب کی صورت میں "تفہیمات ربانیہ" کے نام سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کے جواب سے منشی صاحب باوجود ہزار کوشش آج تک عاجز ہیں۔ مزید برآں اللہ تعالٰے نے آپ کی ذلت کا ایک گور سامان پیدا کیا۔ اور وہ اس طرح کہ انجمن اسلامیہ پٹیالہ کے تبلیغی سکرٹری نے منشی محمد یعقوب صاحب کے خلاف جو اس انجمن کے صدر ہونے کے دعویدار ہیں۔ شدید الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور ایک ٹریکٹ بعنوان "رازِ حقیقت" اور "جھوٹے کا منہ کالا" شائع کیا ہے۔ اس وقت یہ ٹریکٹ ہمارے سامنے ہے۔ اسے پڑھکر خداوند تعالٰے کے ارشاد انی مھین من اراد اھانتک کی ایک اور مرتبہ تصدیق ہوتی ہے۔ اختر علی خانصاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں "چند ایک غرض پرست لوگ جو کہ سرکاری ملازم ہیں۔ جن میں تحصیلدار حاجی محمد یعقوب صاحب شامل ہیں۔ اپنی کوشش سے برسر اقتدار آئے...... سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر یہ لوگ برسر اقتدار آئے اپنی دکانداری کا بازار ..... گرم کیا"۔

منشی محمد یعقوب صاحب کی ایک بے ضابطگی کا تحریری ثبوت پیش کرکے یکصد روپیہ انعام مقرر کرتے ہوئے سیکرٹری تبلیغ انجمن اسلامیہ پٹیالہ لکھتے ہیں "اس سے حاجی محمد یعقوب صاحب کی دیانت اور ایمانداری کا پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ کہاں تک درست گفتار ہیں"۔

ہم اس جگہ اس قسم کے مزید اقتباسات پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے۔ اگر خود منشی محمد یعقوب صاحب اس عبرت آموز واقعہ سے نصیحت نہ حاصل کریں۔ تو ہم دوسرے بھائیوں سے ہی امید کرتے ہیں۔ کہ وہ منشی صاحب کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان دیکھیں۔ اور عبرت حاصل کریں۔ یقیناً اللہ تعالٰے کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ایک دوست دو نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالٰی انکو ہر دو امور میں کامیاب فرماکر مخلصی بخشے۔ خاکسار بشیر احمد خاں دجانہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ (۲) بابو عبد الکریم صاحب کلرک ڈاکخانہ لاہور کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور احمد خاں کلرک مقبرہ بہشتی قادیان

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق گذارش

مضامین نظم و نثر جلد ارسال فرمائے جائیں

حسب معمول اب کی دفعہ بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے موقع پر جو ۲۹ نومبر بروز اتوار نہ صرف تمام ہندوستان کے طول و عرض میں منعقد ہونگے۔ بلکہ غیر ممالک میں بھی جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے انعقاد پذیر ہونگے "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائیگا اور کوشش کی جائے گی کہ مضامین ایسے ٹھوس اور پُر از معلومات ہوں کہ جنہیں ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد ہی جلسوں میں تقریریں کرنیوالے احباب سہولت سے اپنی تقاریر تیار کر سکیں۔ اور انہیں تاریخی کتب کی ورق گردانی کی زحمت نہ اٹھانی پڑے اس ضمن میں اگرچہ عملہ "الفضل" حتے المقدور خدمات سرانجام دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھے گا۔ لیکن بزرگانِ جماعت اور احباب کرام سے بھی گذارش ہے کہ وہ سالہائے ماسبق کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر بہت جلد ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پرچہ کا حجم چونکہ اسی دفعہ زیادہ نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ بھی گذارش ہے۔ کہ مضامین نہایت جامع اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے چونکہ اس پرچہ کی تیاری میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اور دیر سے آئے ہوئے مضامین کا اس میں اندراج نہ ہو سکے گا۔ اس لئے احباب جلد سے جلد اپنے مضامین ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

شادی ہو گئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے ایک تریاقی۔ نہایت تفریح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی چیز ہے

اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کرکے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار۔ اصلی یاقوت۔ مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور۔ سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء و امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسےٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ر رمضان ۱۳۵۵ھ

ہریجنوں کے مندروں میں داخلے کے متعلق مہاراجہ صاحب ٹراونکور کا اعلان

داخلہ منادر اچھوتوں کے حقیقی دُکھ درد کا درماں نہیں بن سکتا

مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے حال میں ہریجنوں پر ریاست کے تمام مندروں کے دروازے کھولنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اور جس کی رُو سے اجازت دی گئی ہے۔ کہ اچھوت لوگ جنہیں اب تک محض اس لئے مندروں کے نزدیک پھٹکنے نہیں دیا جاتا تھا۔ کہ ان کے جسموں کے مساس سے مندروں کے تقدس میں فرق آتا ہے۔ اور ویدوں کی آواز کے ان کے کانوں میں پڑجانے سے دیوتا ناراض ہوجاتے ہیں۔ اس پر ہندوستان کے جدید الخیال ہندوؤں نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اور بعض ہندو اخبارات اس اعلان پر پھولے نہیں سماتے۔ اور اسے اچھوتوں پر ہندوؤں کا احسان عظیم قرار دیتے ہوئے یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ گویا اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے کی اجازت دیکر انہیں وہ تمام مذہبی معاشرتی۔ اقتصادی اور مجلسی حقوق سے بہرہ اندوز کر دیا گیا ہے۔ جن سے وہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کی ستم آرائیوں کی وجہ سے صدیوں سے محروم چلے آتے ہیں۔

قطع نظر اس بات کے کہ مہاراجہ صاحب ٹراونکور کے اس اعلان کی تہ میں کونسے سیاسی مفاد مضمر ہیں مذہبی حیثیت سے بھی یہ اعلان اس قابل نہیں کہ اسے کوئی وقعت دی جائے۔ کیونکہ جہاں نئے خیالات کے ہندو اس اعلان پر اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہاں قدامت پسند اور سناتنی ہندو اسے مذہب میں مداخلت بے جا قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کر رہے ہیں اور اپنی تمام قوتیں اس کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں۔ اور ابھی یہ بات دیکھنا باقی ہے۔ کہ عملی رنگ میں مہاراجہ صاحب کے صادر کردہ اس حکم کی بجاآوری اس کی تعمیل سے کی جاتی ہے۔ یا عدم تعمیل سے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کی اصلاحی تحریکوں اور اصلاحی تجاویز کا ہمیشہ الٹا اثر ہوتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہندو عامۃ الناس اچھوتوں کی اصلاح اور بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تجاویز پر عمل کریں۔ وہ اپنے دقیانوسی خیالات پر زیادہ مستحکم ہو جاتے ہیں۔ اور ہریجنوں کو ابتدائی حقوق انسانیت سے بھی متمتع کرنے میں تامل محسوس کرتے ہیں۔ اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق گاندھی جی کی کوششوں کا جو اثر ہوا۔ اور جس رنگ میں سناتنیوں نے ان کی آؤ بھگت کی۔ اس کی یاد ابھی تک لوگوں کے اذہان سے محو نہیں ہوئی۔ گاندھی جی ہندوؤں کی ان محبوب شخصیتوں میں سے ہیں۔ جن کی ہر بات ہندوؤں کے نزدیک قانون کا حکم رکھتی ہے۔ اور جن کے احکام کی بجاآوری وہ اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں لیکن اگر مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے متعلق ان کی کوششیں ناکام رہی ہیں اور ان کی پے در پے اپیلوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا جاتا رہا ہے۔ تو اس ضمن میں ان احکام کا جن کے پیچھے خواہ عسکری قوت ہی کیوں نہ ہو جو نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بہر حال اگر مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے یہ اعلان اچھوتوں سے حقیقی ہمدردی اور بہی خواہی کے جذبہ کے ماتحت کیا ہے تو یہ بات ہر سمجھدار شخص کے لئے خواہ وہ ہندو ہو یا غیر ہندو خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف ہندوستان کی ایک ریاست بلکہ تمام ریاستوں کے علاوہ باقی تمام ہندو بھی اس مثال کی تقلید کریں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ ان کی بیماریوں کا حقیقی [illegible] بن سکتا ہے۔ کیا مندروں میں داخل ہونے اور ان میں عبادت کرنے کی اجازت اچھوتوں کو تمام سیاسی۔ مجلسی اور معاشرتی اور اقتصادی حقوق دلا دے گی۔ جن کے حاصل کرنے کے لئے نوع انسانی کا یہ کس مپرس اور ستم رسیدہ طبقہ مدت سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ کیا مندروں کا داخلہ انہیں نکبت و ادبار ذلت اور تسفل کے اس عمیق گڑھے سے نکال لیگا۔ جس میں ہندوؤں کی مجوبہ کاریوں نے انہیں گرا رکھا ہے۔ اگر ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً نفی میں ہے۔ تو پھر نہ ہندوؤں کے لئے اس قسم کا اعلان باعث فخر و مباہات ہو سکتا ہے۔ اور نہ اچھوت ایسی طفل تسلیوں سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان کی اچھوت اقوام اب کافی بیدار ہو چکی ہیں۔ ان میں عزت نفس اور خود داری کا جذبہ پیدا ہوچکا ہے اور وہ یقیناً داخلہ منادر کے اعلانات پر جو موج سراب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ دھوکا نہیں کھا سکتے۔ انہیں اب صرف یہی بات مطمئن کر سکتی ہے۔ کہ انہیں سیاسی۔ مذہبی اقتصادی معاشرتی غرضیکہ ہر لحاظ سے ہندوؤں کے مساویانہ حقوق دیئے جائیں۔ اس سے کم کوئی چیز نہ انہیں خوش کر سکتی ہے۔ اور نہ اس پر انہیں خوش ہونا چاہیئے۔

ہندو مذہب جس کی بنیاد ہی چھوت چھات پر قائم ہے۔ اور جس میں اچھوتوں کو انسانیت کے درجہ سے گرا کر ان سے غلاموں جیسا سلوک روا رکھنا نہ صرف جائز بلکہ فرض قرار دیا گیا ہے۔ کیونکر اچھوتوں کی مشکلات کو دور کرنیکا ذریعہ بن سکتا ہے۔

گاندھی جی نے اخبار "ہریجن" میں مہاراجہ صاحب ٹراونکور کے مذکورہ اعلان پر اظہار خیالات کرتے ہوئے جہاں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ چھوت چھات ایک غیر ضروری لعنت ہے۔ لیکن ہندو سماج میں اس نے اپنے پاؤں مضبوطی سے جمائے ہیں۔ وہاں یہ بات شاید کی بنا پر کہہ ڈالی کہ ہریجن مذہب تبدیل کرنے سے نہیں۔ بلکہ ہندو دھرم ہی میں حقیقی آزادی اور مساوی درجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک ہندوؤں کی مذہبی کتب میں اچھوتوں سے انسانیت سوز سلوک کرنیکا جواز موجود ہے۔ ہندوؤں سے جن کی اکثریت قدامت پسند واقع ہوئی ہے۔ یہ توقع رکھنا فضول ہے۔ کہ وہ انہیں اپنے پنجہ غلامی سے رہائی دے کر انہیں حقیقی آزادی اور مساویانہ حقوق دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے

ہندوؤں نے اصلاح اچھوت کے متعلق جو ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ اس کا محرک صرف وہ سیاسی خطرہ ہے۔ جو اچھوتوں کے تبدیلی مذہب کے سوال پر ہندوؤں کو لاحق ہو رہا ہے۔ اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور کے اس اعلان کو بھی سوائے اس کے کہ اسی قسم کی اغراض پر محمول کیا جائے۔ اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

Digitized by Khilafat Library

اشاعتِ اسلام میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی مشکلات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے

۱

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ضماد نام ازد قبیلہ کے سردار نے انہیں سنایا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے ابتدائی سالوں میں ایک دفعہ اپنے گاؤں سے مکہ میں گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اُن دنوں میں مکہ کے لڑکے حضور علیہ السلام کے پیچھے پیچھے تالیاں بجاتے پھرتے ہیں۔ (مسند احمد حنبل)

۲

ایک دفعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ عُقبہ بن ابی مُعیط مکہ کا رئیس آیا۔ اور اس نے حضور علیہ السلام کے گلے میں کپڑا ڈال کر نہایت زور سے گلا گھونٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوڑتے ہُوئے آگئے۔ اور عقبہ کو کندھوں سے پکڑ کر زور سے دھکیل کر حضور علیہ السلام کو اس کے پنجہ سے چھڑایا۔ اور کہا: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ۔ یعنی لوگو کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو۔ کہ وہ کہتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ (بخاری)

۳

قبیلہ بنی مالک بن کنانہ کے ایک بوڑھے نے سنایا۔ کہ میں ایک دفعہ مکہ میں آیا۔ وہاں ذی المجاز نام میلہ لگا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضور علیہ السلام میلہ میں چاروں طرف گھوم رہے ہیں۔ اور کہتے جاتے ہیں۔ کہ لوگو ایک خدا پر ایمان لاؤ۔ تم نجات پا جاؤ گے۔ اور آپ کے پیچھے پیچھے ابوجہل آپ پر مٹی ڈالتا جاتا ہے۔ اور کہتا جاتا ہے۔ کہ لوگو دیکھنا کہیں یہ شخص تم کو تمہارے دین سے گمراہ نہ کردے۔ دیکھو اس شخص کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں۔ کہ تم اپنے معبودوں کو چھوڑ دو۔ اور تم لات۔ اور عزّےٰ کی پرستش ترک کردو۔ دیکھنا کہیں اس کے دھوکہ میں نہ آجانا۔ وہ بوڑھا کہتا ہے۔ کہ میں نے دیکھا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہی آگے چلتے جاتے تھے۔ اور ابوجہل کی طرف مُڑ کر دیکھتے بھی نہ تھے۔ (مسند احمد حنبل)

۴

جب آپؐ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ اور آپؐ کے چچا ابوطالب فوت ہوگئے۔ تو مکہ کے قریش نے آپ کو زیادہ تکلیفیں دینی شروع کیں۔ کیونکہ ابوطالب کی زندگی میں ان کے لحاظ سے آپؐ کو زیادہ تکلیفیں نہ پہونچا سکتے تھے۔ مگر اب تو وہ لوگ بہت زیادہ بے باک ہوگئے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوا۔ کہ وہ لوگ آپؐ کے سر مبارک میں مٹی ڈال دیتے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے گھر میں تشریف لائے۔ تو سر مٹی سے بھرا پڑا تھا۔ آپؐ کو اس حالت میں دیکھ کر آپؐ کی ایک صاحبزادی جلدی سے اٹھیں۔ اور آپؐ کا سر دُھلانے لگیں۔ وہ سر دھوتی جاتی تھیں۔ اور روتی جاتی تھیں۔ مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے جاتے تھے۔ بیٹی مت رو۔ اللہ تیرے باپ کی حفاظت کرے گا۔ (طبری)

۵

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانۂ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اور قریش کے رئیس اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے۔ کہ ان میں سے ایک نے کہا۔ (نعوذ باللہ) اس ریاکار نمازی کو نہیں دیکھتے؟ کوئی ہے جو جائے۔ اور فلاں محلہ میں ایک اونٹنی ذبح ہوئی ہے اس کا گوبر۔ خون۔ اوجھڑی اور بچہ دان لائے۔ اور جب یہ شخص سجدہ میں جائے تو یہ چیزیں اس کی پیٹھ پر ڈال دے یہ سُنکر سب سے بدبخت شخص اُٹھا۔ اور اس محلہ سے یہ چیزیں لے آیا۔ اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ میں گئے۔ تو اس نے یہ سب گندگی حضورؐ کی پیٹھ پر ڈال دی۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے سر نہیں اٹھایا۔ بلکہ سجدہ ہی میں پڑے رہے اور وُہ لوگ یہ نظارہ دیکھ کر ہنسنے لگے اور مارے ہنسی کے ایک دُوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ کہ اتنے میں کسی شخص نے حضورؐ علیہ السلام کے گھر جا کر حضرت فاطمہ کو اطلاع دی۔ جو نوعمر لڑکی تھیں۔ وُہ یہ سُنتے ہی بھاگتی ہُوئی آئیں۔ اور آکر یہ گندگی حضور کی پیٹھ سے اتار کر پھینکی۔ (بخاری)

اپنے نفس سے محاسبہ

اوپر کے واقعات پڑھو۔ اور غور کرو۔ کہ اس دُنیا میں سب سے ادنےٰ چیز مٹی ہے۔ جو کتوں اور گدھوں کے پیروں کے نیچے بھی آتی ہے۔ اور سب سے معزز وجود اس دُنیا میں لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے۔ اور حضور کے وجُود میں سب سے معزز حصہ حضور علیہ السلام کا چہرہ اور سر مبارک ہے۔ پس سالہا سال تک دُنیا کی سب سے ادنیٰ چیز دُنیا کے سب سے اعلےٰ وجُود پر پڑتی رہی۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ حق راستی اور سچا دین یہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ اور حضور علیہ السلام نے اپنے چہرہ مبارک پر مٹی ڈلوا کر ہماری اس بات کی طرف راہ نمائی کی ہے کہ سچائی اور راہ حق کی محبت سے بھی زیادہ عزت ہے۔ پس میں جب تمہارا سردار ہو کر اور دُنیا میں سب سے معزز ہو کر سب سے ادنےٰ چیز اپنے اوپر ڈلوانے کے لئے تیار ہوں بلکہ اپنے سے باعث فخر سمجھتا ہوں۔ تو تم اگر راہِ حق میں ذلت سے اور دینِ حق کے پھیلانے میں رسوائی سے بچو گے۔ تو گویا تم مجھ سے بھی بڑھ کر ہو۔ اور گویا تمہاری عزت دینِ حق کی عزت سے بڑھ کر ہے

پس میں دوستوں کو نہیں۔ بلکہ صرف اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ کیا تو نے کبھی دینِ حق کے پھیلانے میں سر اور داڑھی پر مٹی ڈلوائی ہے؟ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ بلکہ تیرے تو پاؤں پر بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں گرد نہیں پڑی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خود مختار خونخوار حاکموں کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھاتے تھے۔ مگر تو تو اس با امن حکومت میں کسی ایسی گلی سے گزرتے ہوئے بھی ڈرتا ہے۔ جہاں تجھے یہ خیال ہو۔ کہ احرار کے چند لونڈے تجھے دیکھ کر ہاؤ ہو کے نعرے لگائیں گے اور جس جلسہ میں کسی شورش کا ڈر ہو وہاں جانا تو اپنی عزت و وقار کے خلاف سمجھتا ہے۔ پس تجھ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا حصہ؟

یہ تو میرا حال ہے۔ اب میں دوسرے دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے گریبان میں مونہہ ڈالیں۔ اور غور کریں۔ کہ انہوں نے

(۱) کبھی راہِ حق میں سر پر مٹی ڈلوائی ہے؟

(۲) کبھی گلے میں پٹکا ڈلوایا ہے؟

(۳) کبھی سجدہ میں غلاظت کے نیچے دبے ہیں؟

(۴) کبھی آوارہ لونڈوں کا گروہ پیچھے پیچھے۔ اور وُہ آگے آگے چلے ہیں؟

اگر ہاں۔ تو الحمد للہ۔ اور اگر نہیں۔ تو کیوں؟

Digitized by Khilafat Library

287
Digitized by Khilafat Library

بے شک حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب۔ اور مولوی نعمت اللہ صاحب اور دوسرے شہدا حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ اور کامیاب ہو گئے۔ مگر بات تو اس وقت ہم اپنی کر رہے ہیں۔ کہ یہ تفاوت کیوں؟

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ جب کافروں نے غلاظت کا ڈھیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیٹھ پر رکھ دیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ سے اُٹھے نہیں۔ بلکہ جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے وُہ ڈھیر دُور نہ کیا۔ حضور سجدہ ہی میں پڑے رہے۔ حالانکہ حضور علیہ السلام اگر چاہتے۔ تو اُٹھ کر وُہ غلاظت اپنی پیٹھ پر سے گرا سکتے تھے۔ مگر نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زیادہ ذوق اور زیادہ شوق سے حضورؐ سجدہ میں قائم رہے۔ اور قیاس بھی یہی کہتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام حضرت فاطمہؓ کے آنے تک یہی کہتے رہے۔ ؎

تیرے مونہہ کی ہی قسم میرے پیارے مولا
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ سب کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ دینِ حق اور راہِ حق کے پھیلانے میں ہم کسی عزت کسی وجاہت اور کسی وقار کی پروا نہ کریں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے سر اور داڑھی پر خاک ڈالے۔ تو اس خاک کو اپنے لئے ہزار عزت سمجھیں ؛

دَورِ حاضرہ میں کونسی جماعت منصور من اللہ ہے

مولانا ابو الکلام آزاد کا پیش کردہ معیارِ صداقت

شیطان اپنی ابلیسیت اور دجالیت کے زور سے روزِ ازل سے ہی جادہ سپارانِ صداقت و رہ نوردگانِ حق کو جادۂ صدق و صفا سے بھٹکانے اور کفر و ظلمت کی تاریکیوں میں الجھانے میں معروف ہے۔ اور اس کی ابلیسی طاقتیں ہمیشہ ربانی قوتوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہی ہیں۔ لیکن تاریخ و وقائعِ انبیاء علیہم السلام۔ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زبردست قوتِ قدسی۔ جو صفاتِ الٰہیہ کی تمثل اور اسی کے انوار کی مظہر ہے۔ اور اس کے علاوہ قرآن کریم کی شہادت اور مشاہداتِ عالم سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح اور مسلّم ہے۔ کہ ہمیشہ ربانی قوتیں شیطانی قوتوں پر غالب آتی رہی ہیں۔ اور باطل صداقت کے ہاتھوں کچلا جاتا رہا ہے جونہی شیطان نے ناکامی و خجالت کے دڑبے سے سر نکالا۔ رحمانی قوتوں کا قلزم مواج جوش پر آ گیا۔ اور اس نے اس کا قلع قمع کر کے رکھ دیا۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک شیطان نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ اور بار بار کوشش کی۔ کہ خدا تعالےٰ کی حکومت کو الٹ دے۔ اور اس کی جگہ اپنا دجالی تخت بچھا لے۔ لیکن نہ آج تک شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی غیرت اس بات کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ شیطان اس کے بندوں پر اپنا کامل تسلط قائم کرے۔ اور اس سے سرموڑ کر ابلیس کا مطیع ہو جائے۔ وُہ فرزندانِ آدم پر سے اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ہمیشہ سے اپنے مامور مبعوث کرتا رہا ہے۔ اور ان کے ذریعہ اپنی بادشاہت کا سکہ دُنیا میں جماتا رہا ہے۔

مسلمانوں کو دجالی فتنوں سے بچانے کے لئے اس نے خصوصیت کے ساتھ تجدید احیاء اسلام کے سلسلہ کو قائم کر رکھا ہے۔ اور یہ تجدید ان ربانی جماعتوں کے ذریعہ معرض وجُود میں آتی ہے۔ جو فریضۂ تبلیغ اسلام کو دیگر تمام فرائض پر مقدم کر لیتی ہیں اور اس کے لئے اپنے مال اور جان قربان کرنے سے سرمو انحراف نہیں کرتیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد ایک جگہ اسی فریضہ کا ذکر کرتے ہوئے "الہلال" میں لکھتے ہیں:-

"درحقیقت" امر بالمعروف" ایک اشرف ترین جہاد فی سبیل اللہ ہے جس کے سلسلۂ حقہ کے تا قیامت رہنے کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور احادیث صحیحہ میں خبر دی گئی ہے۔ کہ باوجود شیوع فتن و فساد امت مرحومہ میں ہمیشہ ایک جماعتِ حق قائم رہے گی۔ جس کے مجاہدات کو حق تعالےٰ احیاء شریعت اور تجدید حیات ملت کا وسیلہ بنا دیگا۔ اور پھر ان احادیث میں اس جماعت کی سب سے بڑی علامت یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ ظاھرین علی الحق۔ لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ وھم کذالک۔ یعنی وُہ جماعت منصور من اللہ ہو گی۔ اللہ اس کی دعوتِ حق کی حفاظت کرے گا۔ اس کو گمراہ جماعتوں پر فتحیاب رکھے گا۔ اور شیاطین ضلالت کی جو ذریات اس کی مخالفت کریں گی۔ وُہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گی یہ حالت برابر قائم رہے گی۔ یہاں تک کہ قیامت کا ظہور نہ ہو"۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں کونسی جماعت ہے۔ جو مولانا کے پیش کردہ معیار کی مصداق ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقے "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کے فرمان کو فراموش کر چکے ہیں۔ اور خود مولانا ابو الکلام کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو قرآنی خصائص اور ربانی اعمال سے متصف ہو۔ چنانچہ وُہ فرماتے ہیں:

"ہماری موجودہ حالت تمام خصوصیاتِ ملی و اسلامی سے محروم ہے۔ ہم میں قرآنی خصائص اور ربانی اعمال بالکل مفقود ہیں"

علاوہ ازیں وُہ فریضۂ تبلیغ کے متعلق جمیع مسلمانوں کی غفلت اور سکون و جمود پر آنسو بہا چکے۔ اور ان کی بے حسی کا ماتم کر چکے ہیں۔ لیکن چونکہ "امر بالمعروف" کے سلسلہ حقہ کے تا قیامت رہنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی کوئی جماعت موجود ہو۔ کیونکہ جب احادیث صحیحہ میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ باوجود شیوع فتن و فساد امت مرحومہ میں ہمیشہ ایک جماعتِ حق قائم رہے گی۔ تو یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمانوں کی اصلاح اور تجدید شریعت و احیاء اسلام کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ایسی جماعت موجود نہ ہو۔ ہاں ایسی جماعت یقیناً موجود ہے جس کے مجاہدات کو اللہ تعالےٰ نے تجدید دین کا وسیلہ بنا دیا ہے۔ اور وُہ علامات جو مولانا نے ایسی جماعت کی بیان فرمائی ہیں۔ وُہ اس جماعت پر کامل طور پر منطبق ہوتی ہیں۔ مولانا کی بیان کردہ علامات یہ ہیں۔ کہ وُہ جماعت منصور من اللہ ہو گی۔ اللہ اس کی دعوتِ حق کی حفاظت کرے گا۔ اس کو گمراہ جماعتوں پر فتحیاب رکھے گا۔ اور شیاطین ضلالت کی جو ذریات اس کی مخالفت کریں گی۔ وُہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گی ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی بعض کُتب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب چونکہ جس قدر زیادہ تعداد میں چھپیں گی۔ اسی قدر سستی ہو کر لوگوں میں پھیلیں گی۔ اس لئے ابو الفضل محمود صاحب نے اب حضور کی کتاب "ضرورت الامام" شائع کی ہے۔ جو دو دو پیسے کے حساب سے احباب ان سے خرید سکتے ہیں۔ سابقہ قیمت ۴ر تھی۔ اسی طرح تحفہ پرنس آف ویلز اردو ۵ پانچ پانچ پیسے میں اور انگریزی دو دو آنے میں۔ ان سے مل سکتا ہے۔ سابقہ قیمت ۸ر روپیہ تھی۔ کشتی نوح ار اور ۸ر میں اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۳ر میں اور درثمین اردو ۸ر تحفۃ الندوہ ۸ر تجلیات الٰہیہ ۸ر فی عدد کے حساب سے جس قدر مطلوب ہوں۔ ابو الفضل محمود صاحب قادیان سے احباب منگوائیں ہر کتاب

ان تمام علامات کو مدنظر رکھکر ہر وہ شخص جس کے دل میں انصاف اور حق شناسی وحق گوئی کا ایک ذرہ بھی موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر نظر ڈالے تو وہ اس امر کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس زمانہ میں یقیناً یہی وہ جماعت ہے جو تجدید و احیاء اسلام کی علمبردار ہے۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو شیطانی قوتوں کو کچلنے اور آسمانی بادشاہت کی تقویت و استحکام میں مصروف ہے یہی وہ جماعت ہے۔ جس کی اللہ تعالےٰ نصرت اور تائید کر رہا ہے۔ اس کی دعوت حق کی حفاظت کر رہا ہے اور گمراہ جماعتوں پر فتحیاب کر رہا ہے اور شیاطین ضلالت کی جو ذریت اسکی مخالفت کرتی ہیں۔ وہ نہ آج تک اس جماعت کو کوئی نقصان پہونچا سکیں۔ اور نہ آئندہ پہونچا سکیں گی۔ شیطان کی ذریت نے بہتیرا زور لگایا۔ کہ اس کو اکھاڑ کر پھینک دے۔ اس نے بار بار مخالفت کا طوفان برپا کیا۔ ہر حیلہ ہر فریب اور ہر مکر اس سلسلہ حقہ کو نقصان پہنچانے کے لئے عمل میں لایا گیا۔ لیکن خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا یہ پودا بڑھا۔ پھولا اور پھیلا اور اس نے مخالفت کے طوفانوں میں اس کی حفاظت کی اور اب وہ ایک تن آور درخت بن چکا ہے۔ جس کو دنیا کی ایک طاقت نہیں بلکہ ساری طاقتیں مل کر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکھاڑ نہیں سکتیں۔

مولانا ابو الکلام تجدید و احیاء اسلام کے متعلق مسلمانوں کے ساتھ اس وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے اسی جگہ فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی صدہا آیات کریمہ و تجارب تاریخیہ و مشاہدات اہل حق و معارف کے عین مطابق ہے۔ وہی آیات کریمہ جس کو ہم نے خطبہ مضمون کے آخر میں درج کیا تھا۔ ہم کو اس علامت کی خبر دیتی ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ کہ جو لوگ تمام شیطانی قوتوں سے باغی ہو کر صرف اللہ اور اس کے رسول کے مطیع و منقاد ۴۴

۴۴ ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو اپنی ان محب و محبوب جماعتوں میں شامل کر دیا ہے۔ جن کو اس نے اپنی نعمتوں اور برکتوں کے لئے چن لیا ہے۔ اور پھر وہ لوگ صالحین امت کے مرتبے تک پہونچکر بادہ نوشان جام شہادت کے مقام پر فائز المرام ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے ترقی کر کے مرتبہ صدیقیت تک مرتفع ہوتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد براہ راست آفتاب نبوت سے بہرہ اندوز انوار و تجلیات ہوتے ہیں"

جماعت احمدیہ کا قیام بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ کی شیطانی قوتوں کو توڑنے کے لئے معرض عمل میں لایا گیا اور یہ جماعت اسی منہاج نبوت پر قائم کی گئی ہے۔ جس کی طرف مولانا نے متذکرۃ الصدر سطور میں اشارہ کیا ہے۔

کاش لوگ مولانا کے ان افکار پر غور کریں تا ان کی روحانی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ چشمہ ہدایت و معرفت الٰہی سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

الفضل کا مکتوب جاپان

حکومت جاپان کے اہم داخلی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

بحری بیڑے کی نقل و حرکت

کوبے ۳۰ ر اکتوبر۔ بحری بیڑے کی نقل و حرکت جو ہر سال مشق کرانے اور مختلف قسم کے جنگی تجربے کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔ کل ۲۹ ر اکتوبر کو خلیج اوساکا میں آکر ختم ہوئی۔ جبکہ شہنشاہ نے تمام بیڑے کا بنفس نفیس معائنہ فرمایا۔ نقل و حرکت کا ضروری اور اصل حصہ تو انسانی آنکھ سے دور سمندر کے ناپیدا کنار پانیوں میں عمل میں لایا جا چکا تھا۔ اور جب بیڑہ ۲۶ ر اکتوبر کی رات کو خلیج اوساکا میں داخل ہوا۔ تو فی الحقیقت یہ فعل اسی قسم کا تھا جیسا کہ کسی اہم کام کو سر انجام دینے کے بعد انسان خوشی کی عید مناتا ہے معائنہ جو عمل میں لایا گیا۔ اس کی اصل غرض یہ تھی۔ کہ پبلک کو معلوم ہو۔ کہ ان کے عزیز حکمران کو بحری بیڑے میں کس قدر دلچسپی ہے۔ تاکہ اس سے ملک کی آبادی میں بھی بیڑا زیادہ سے زیادہ ہر دلعزیز ہو جائے اور ملک اس بھاری بوجھ کو برضا و رغبت اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔ جو آنے والے سالوں میں اس کے کندھوں پر پڑتا نظر آتا ہے کیونکہ اب جبکہ واشنگٹن اور لنڈن کے معاہدات بحری کی میعاد ختم ہونے کو ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی بحری طاقتوں میں جنگی جہاز سازی میں مقابلہ شروع ہو جانا لازمی ہے۔ اور اس صورت میں جاپان کو اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لئے صرف کثیر کرنا پڑیگا۔

۲۶ ر اکتوبر کی شام کو بیڑا خلیج اوساکا میں داخل ہوا۔ اور کوبے اور اوساکا کے قریباً درمیانی پانی میں لنگر انداز ہو گیا۔ میں رات کو حسب معمول سیر کی نیت سے گھر سے نکلا۔ تو دیکھا کہ جنگی جہازوں کی بے شمار سرچ لائٹس رات کی فضا میں لگاتار حرکت کر رہی ہیں یہ محض پبلک کے لئے ایک تماشہ مہیا کرنے کی غرض سے کیا جا رہا تھا۔ سو ممکن ہے بعض لوگ اسے ایک قسم کے بچپنے کی سی حرکت خیال کریں۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ جاپانی بحری حکام اپنے ملک کی آبادی کی دلچسپی اور ذہنی اور فکری قابلیتوں سے کماحقہ واقف ہیں۔ اور انہوں نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے کی غرض سے اس پروگرام پر عمل کیا جس کی انہیں زیادہ سے زیادہ مؤثر ہونے کی توقع تھی۔

شاہی معائنہ کا اختتام

۲۷ ر کی صبح کو تمام بیڑے نے بغرض مشق وہ نقل و حرکت کی جو شاہی معائنہ کے دوران میں اسے کرنا تھی۔ اس کے بعد تمام جہاز لنگر اٹھا کر جزیرہ آواجی کے قریب جا ٹھہرے اور ۲۸ ر اکتوبر کی شام تک وہیں ٹھہرے رہے۔ ۲۸ ر اکتوبر کی شام کو دوبارہ اسی مقام پر آئے جہاں اگلے دن صبح کو معائنہ کیا جانا تھا۔ اور آکر اپنی اپنی جگہ قائم ہو گئے شاہی معائنہ ۲۹ ر کی صبح کو بخیر و خوبی تمام ہوا

پبلک کی دلچسپی

پبلک کی دلچسپی کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۲۸ ر اور ۲۹ کی درمیانی رات کو ٹرام اور بسیں تمام رات چلتی رہیں۔ ریلوے نے بھی خاص اہتمام سے زائد گاڑیاں چلائیں۔ ٹیکسی والوں نے اپنے کرایوں میں ۳۳ فیصدی زیادتی کر دی ۵۰۰ ۰ افراد کو تین جنگی جہازوں کے تختے سے نظارہ دیکھنے کی اجازت دی گئی ۲۵۰۰۰ آدمیوں سے بھرے ہوئے پندرہ سواری کے جہاز ایسے تھے۔ جن کے لئے حکام نے جگہ مقرر کر دی ہوئی تھی۔ ساڑھے چھ ہزار لوگوں نے ٹرانسپورٹ کے بعض جہازوں کے تختے سے تماشہ دیکھا اور ایک ملین سے زائد ایسے تھے جو گرد و نواح کی پہاڑیوں اور اونچے اونچے مکانوں پر چڑھے بیٹھے منظر کا لطف اٹھاتے رہے۔ اور گو کہ مطلع ابر آلود ہو گیا۔ بارش بھی ہونے لگ گئی اور سمندر پر دھند بھی آگئی۔ مگر تماشبینوں کی دلچسپی میں فرق نہ آیا۔ اور نہ وہ اپنی جگہوں سے ہٹے جب تک کہ معائنہ ختم نہ ہو گیا۔ اصل میں یہ بحری معائنہ تھا بلکہ جاپانی قوم کی خصوصاً اس علاقہ کی جو خلیج اوساکا کے ساحل پر واقع ہے ایک بڑی عید اور قومی تہوار تھا ۲۹ ر کی رات کو تمام جنگی جہازوں پر بڑی بڑی عمارتوں پر شہر کے گلی کوچوں میں چراغاں کیا گیا۔ بجلی یہاں بہت سستی ہے۔ اور ایسے موقعوں پر بے دریغ خرچ ہوتی ہے۔

اگر یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ جاپان میں بحری افواج کا سب سے پہلا ریویو ۱۸۶۸ء میں ہوا تھا۔ جو شہنشاہ میجی نے کیا تھا اس وقت تمام بیڑا صرف چھ چھوٹے چھوٹے جہازوں پر مشتمل تھا۔ جن کا مجموعی tonnage تین ہزار سے بھی کم تھا۔ اس کے مقابلہ میں جو ریویو کل ختم ہوا۔ اس میں ۱۰۸ جنگی جہاز تھے اور ہر قسم کے بڑے چھوٹے جہاز جو اس زمانہ میں بحری جنگ کے لئے ضروری خیال کئے جاتے ہیں علاوہ ازیں ان کی معیت میں کام کرنیوالا ہوائی بیڑہ بھی ساتھ موجود تھا۔ اس بیڑے کا جو معائنہ کے لئے اوساکا کی خلیج میں جمع ہوا۔ مجموعی tonnage ایک ملین تھا۔ یہ وہ عظیم ترقی ہے جو ۱۸۶۸ء سے لیکر اس وقت تک جاپان نے کی ہے۔ جاپانی بیڑے کا وہ حصہ

Digitized by Khilafat Library

واقعات عالم پر نظر

(۱) نواب سر حیدر نواز جنگ کو مبارکباد
(۲) بحر الکاہل کے پانیوں میں جوش
(۳) آریہ سماج کا جدید قانون شادی

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

حیدر آباد کا نام مسلمانوں کو جسقدر پیارا ہے۔ اسی قدر ایک متعصب طبقہ کو اس سے بغض ہے۔ مگر سمجھدار ہندوستانی بلاتفریق مذہب و ملت اس ریاست سے محبت رکھتے۔ اور اس کی بہتری کے خواہاں ہیں۔ ہندوستان کی سیاست کے نئے دور اصلاحات کا آغاز اپریل ۱۹۳۷ء سے شروع ہے۔ جو گروہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال کر ہندو راج قائم کرنا اور مشرقی بدھ طاقتوں سے اتحاد کر کے انگریز اور مسلمان دونوں کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ اسے حیدر آباد سے سخت بغض ہے اور اس کی کوشش تھی۔ کہ سلطنت حیدر آباد کو برار کے معاملہ میں زک نصیب ہو۔ اس کے مقابل جو لوگ ہندوستانی مفاد کیساتھ ساتھ اسلامی مفاد کی حفاظت کے حامی ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ انگریزی حکومت میں جو غیر منصفانہ برتاؤ اعلیٰ حضرت نظام کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کی کچھ اصلاح ہو جائے۔ ایسے مسلمان مدبرین میں رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ ہیں۔ جو گول میز کانفرنس کے اجلاسوں میں حیدر آباد کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے اور متواتر کئی سال سے کوشاں تھے۔ کہ برار کے معاملہ میں حکومت برطانیہ کوئی ایسی حرکت کرے۔ جو تلافی مافات کلی نہیں تو جزوی طور پر ہی کہلا سکے۔ چنانچہ آخر ان کی کوششیں بار آور ہوئیں اور نفاذ اصلاحات سے قبل ملک معظم اور والئے حیدر آباد میں جدید معاہدہ ہو گیا جس کی رو سے سابقہ خراج ۲۵ لاکھ سالانہ بحال رہنے کے علاوہ ہز ایگزالٹڈ ہائی نس کا ذاتی خطاب نظام کے لئے نسلاً بعد نسلٍ ہو گیا۔ اور حیدر آباد و برار کا پھر سے ایک رنگ میں الحاق کر دیا گیا۔

بادی النظر میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ برار کی واپسی تو نہیں ہوئی۔ صرف کچھ کاغذی مراعات حاصل ہوئی ہیں۔ مگر گہری نظر سے سیاسی معاملات کا مطالعہ کرنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ برار کی مرہٹہ آبادی کا پھر سے حیدر آباد میں شامل ہونا شورش پسند عنصر کا ریاست کے امن کو خراب اور مرہٹواڑی میں انقلابی تحریکات کو حرکت دینے کا موجب ہوتا اور موجودہ تقسیم صوبجات میں تو برار ایک ہندی بولنے والا صوبہ ہے مگر حیدر آباد کے ساتھ شامل ہو کر انقلاب پسند لوگوں کی مہاراشٹری سکیم کو مضبوط کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ جب یہ ظاہر ہے کہ ریاستیں بھی دیر تک موجودہ خود مختار طرز حکومت قائم نہیں رکھ سکتیں۔ رعایا پر رعایا کے لئے رعایا کی حکومت کا زمانہ ہے۔ اس لئے برار پر سیادت حیدر آباد کو خراج کے علاوہ اس طرح تسلیم کرانا کہ ولیعہد شہزادہ برار اور ہز ہائی نس ہونگے۔ اور نظام ہمیشہ ہز ایگزالٹڈ ہائی نس کہلائیں۔ اور دیگر مراعات مندرجہ معاہدہ کو غنیمت سمجھا جائے اور خوب یاد رکھا جائے۔ کہ حالات مخالفانہ کے سامنے یہ بہت بڑی کامیابی ہے ہم نے سر علی امام جیسی مقتدر ہستی کو اس معاملہ میں شکست کھاتے دیکھا۔ مگر سر حیدری کو ان کے اخلاص ہمت محنت ہردلعزیزی اور غیر معمولی تدبر کے باعث کامیاب کر دیا۔ اس کے لئے ہم تہ دل سے انکو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سے اسلام کی ایسی خدمت لے جو ان کامیابیوں سے بڑھ کر اور ہمیشہ ہمیش تک ان کو زندہ رکھنے کا موجب ہو۔ آمین

(۲)

پانی کا وہ وسیع حصہ جو امریکہ و ایشیا کے درمیان واقع ہے۔ اپنے سکون کے باعث بحر الکاہل کہلاتا ہے۔ جس قدر روز تلاطم بحر ظلمات میں آتے ہیں۔ جس قدر امواج کی بلندی بحر اوقیانوس کے پانیوں پر نمودار ہوتی ہے۔ اسقدر اس مشرقی بحر میں عموماً ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا نام "کاہل" رکھا گیا ہے۔ مگر طلوع آفتاب کی سلطنت جاپان کے عروج اور بحری طاقت نے اس کے پانیوں میں بھی حرکت پیدا کر دی ہے۔ امریکہ کو جاپان سے رقابت مغربی بحری طاقتوں کو حسد ہے۔ اس کی شکست کے بعد جنگ عظیم میں جاپان کا نقصان سے محفوظ رہنا اور اس کی تجارت کی وسعت۔ اور حال میں ایشیائی ممالک میں جاپانی اثرات کی ترقی نے اور جرمنی و اٹلی کے ساتھ جاپانی تعلقات نے مغربی یوروپین حکومتوں کو بہت چوکنا کر دیا ہے آج امریکہ کو جو بھی دیکھتا ہے کہہ اٹھتا ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ عنقریب کسی جنگ میں شریک ہونے والی ہیں۔ جاپان کا بحر الکاہل کے چھوٹے چھوٹے جزیروں کے سلسلہ کو جو آسٹریلیا اور جاپان کے درمیان ہے قلعہ بند کرنا اور امریکہ کا وسط سمندر میں ہانولولو کو ہوائی اور بحری جنگی مرکز بنانا۔ حال ہی میں امریکن انگریزی اور فرانسیسی بیڑوں کا چینی ساحل پر اجتماع مارشل جنرل چنگ شی کیک کا بدلا ہوا رخ اور روس کے علاوہ ایک اور مغربی طاقت کا چین کی اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے قرض کا انتظام اس کے مقابل جاپانی فوجی جمعیت کا اصرار کہ آگے بڑھو۔ اور چین یا تو جاپان کے ساتھ ہو۔ اور مغربی طاقتوں کے اثر کو رد کرے۔ ورنہ اس پر قبضہ زیر سیادت جاپان کر لیا جائے۔ اور کہ امریکہ اور انگلستان اگر دونوں بھی مقابل پر آ جائیں۔ تو ان سے لڑا جائے۔ وغیرہ وغیرہ ایسے واقعات ہیں جو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ بحر الکاہل کے پانیوں کو آگ لگا چاہتی ہے۔ اور زیر آب تیزابی مادہ اس کے سست پانیوں کو جوش میں لا رہا ہے۔

(۳)

آریہ سماج نے دور اندیشی سے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ ہندو مذہب میں جان نہیں۔ اس لئے اسکی ہر جگہ کوشش ہے۔ کہ قانون کے ذریعہ ایسی اصلاحات کر دے کہ ہندوؤں کو اسلام اور مسیحیت برکات سے برائے نام سیاسی ہندو ہو کر بھی مستفیض ہونے کا موقعہ ملے۔ اور ہوشیار آریہ کارکن کوشاں ہیں کہ تعلیم یافتہ ہندو مدبرین اور ہندو والیان ریاست کے ذریعہ حصول مدعا کریں۔ آریہ سماج کے جدید قانون شادی پر الفضل میں مفصل بحث ہو چکی ہے۔ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ جس طرح بدقسمت مسلمان عورتیں اپنے ظالم شوہروں سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے مسیحیت اور سکھ مذہب اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح ان پر آریہ سماج کا دروازہ کھولکر مسلمانوں کی اقلیت کو اور گھٹایا جائے ہندو اکثریت میں اضافہ کے لئے اچھوتوں کو مراعات دی جا رہی ہیں۔ جیسا کہ ٹراونکور کے فرمانروا نے اپنی سالگرہ پر اچھوتوں کے لئے قانوناً مندروں کے دروازے کھلوا دیئے ہیں۔ اور دوسری جگہ ہر ممکن کوشش ہندو اکثریت کو بڑھانے مسلمان اقلیت کو گھٹانے کے لئے جاری ہیں اور یہ ایک متفقہ ہندو سکھ سکیم کے ماتحت ہو رہا ہے سکھوں کا دعوٰی ہے کہ ۴۰ ہزار مسلمان عورتیں صرف پنجاب میں سکھوں کے پاس ہیں۔ اور کوششیں جاری ہیں بسالانہ ۵۰۰ مانگی عورتیں اکالی بنتی ہیں اور مسلمانوں کی پنجاب میں اکثریت اقلیت سے تبدیل کی جا رہی ہے۔ چنانچہ شیر پنجاب سکھ اخبار نے ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو لکھا تھا۔ "سکھ اور ہندو پنجاب میں یہ کوشش کریں گے کہ جسطرح بھی ہو مسلمانوں کو ہندو اور سکھ بنا کر مسلمانوں کی میجارٹی (اکثریت) کو مینارٹی (اقلیت) میں تبدیل کر دیں۔"

مسلمان سن لیں اور نوٹ کر لیں۔ کہ آریہ سماج کا قانون شادی اس کوشش کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور اس کا علاج سب سے پہلے قانون خلع کے نفاذ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے ذریعہ سے دیا جا سکتا ہے۔ ہندو مسلمان ریاستوں میں جہاں جاؤ مسلمان عورتیں ہندوؤں کی داشتہ ہیں۔ اور

نبوت مسیح موعودؑ اور غیر مبایعین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا مسئلہ قرآن و احادیث کی روشنی میں اور مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ایک واضح حقیقت ہے۔ اور ہر شخص جو موجودہ زمانہ کے حالات کا مطالعہ کرے۔ اور ضرورت نبوت پر نظر دوڑائے۔ اس کے لئے اس مسئلہ کا سمجھنا کچھ مشکل امر نہیں۔ مگر غیر مبایعین ہیں کہ اس بات کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ضلالت و گمراہی اور فسق و فجور کے لحاظ سے یہ زمانہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں دجالی فتنہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جس فتنہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ایسا ہوگا۔ کہ نہ اس جیسا کبھی ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا مگر اس بات سے منکر ہیں۔ کہ اتنے عظیم الشان فتنہ کے دور کرنے کے لئے نبوت کی ضرورت ہے۔ بات کیا ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے کہ ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

وہی نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کے لئے ایک ثابت شدہ حقیقت تھی۔ آج سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عداوت کی وجہ سے غیر ثابت شدہ نظر آنے لگی ہے۔ اگر انسان اس مسئلہ کی گہرائیوں میں نہ جائے۔ اور صرف اس پہلو کو سامنے رکھ کر ہی تحقیق کرے۔ کہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ چلا آیا ہے۔ تو اس پر حقیقت منکشف ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اہل اسلام آنے والے مسیح موعود کی نبوت کو تسلیم کرتے آئے ہیں۔ اور ان کی معتبر کتب میں آج تک یہ عقیدہ درج ہے۔ اگر طالب حق غور کرے۔ اور سمجھنا چاہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ امر نبوت کو مسیح موعود کے لئے آج نہیں گھڑ لیا گیا۔ بلکہ ہمیشہ سے مسلمان یہ اعتقاد رکھتے آئے ہیں۔ اور یہ وہ زبردست دلیل ہے جس کا مطالبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے وکیل مسٹر عبد اللہ آتھم سے مباحثہ امرتسر میں کیا تھا۔ یعنی ابنیت اور الوہیت مسیح اور تثلیث کا عقیدہ رکھنے میں اگر عیسائی سچے ہیں۔ تو اس کا ثبوت تورات اور یہود کے تعامل سے دیا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب جنگ مقدس و انجام آتھم) جس کا اس سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا معاملہ تو ایسا واضح ہے کہ اس کا کوئی انکار ہی نہیں کر سکتا۔ مسلمان ہمیشہ اس کے معتقد رہے ہیں چنانچہ لکھا ہے "یأتی عیسیٰ علیہ السلام فی آخر الزمان علیٰ شریعته وهو نبی کریم علیٰ حاله لا کما یظن بعض الناس انه یأتی واحداً من هذه الامة لیس متصفاً بنبوته" (زرقانی جلد ۵)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری زمانہ میں شریعت محمدیہ پر بحالت نبوت مبعوث ہونگے۔ اور بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ نبوت سے علیحدہ ہو کر ایک امتی کی شکل میں ظاہر ہونگے۔ درست نہیں۔ حج الکرامہ میں بھی تقریباً یہی مضمون ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ "فانه وان کان خلیفة فی الامة المحمدیة لکنه رسول ونبی کریم علیٰ حاله لا کما یظنه بعض الناس انه یأتی واحداً من هذه الامة بدون نبوة و رسالة" ہر دو حوالجات سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کے عقیدہ میں یہ بات داخل چلی آئی ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نبوت کے ساتھ ہوگی۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ "من قال بسلب نبوته فقد کفر" (حج الکرامہ) یعنی جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت سے علیحدہ ہو کر مبعوث ہونگے۔ وہ کافر ہے تعجب ہے۔ کہ مسلمان ائمہ تو یہ اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ نبی نہ ہوگا موجب کفر ہے۔ مگر غیر مبایعین کے نزدیک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی قرار دینا کفر کا موجب ہے ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

امید ہے۔ کہ غیر مبائع حضرات مسلمانوں کے اس عقیدہ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے متعلق غور فرمائینگے اور تحقیر و کبر کی راہ چھوڑ کر حضور کے اصلی اور حقیقی مقام کے مطابق اپنا اعتقاد بنائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقام کے متعلق خود یہ فرماتے ہیں ؎

مقامی رفیع فوق فکر مفکر
وقولی عمیق لا یبالیه المصعّر

"مصعر لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں۔ کہ جو تکبر اور تحقیر کی راہ سے اپنے منہ کو ایک طرف کر لے۔ اور لوگوں کی طرف نہ دیکھے چنانچہ لکھا ہے۔ صعر خدہٗ اماله عن النظر الی الناس تهاوناً وکبراً (منجد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے۔ کہ ایسا شخص میرے کلام کو سمجھنا تو درکنار قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ پس حضور کے کلام کو ان امور سے علیحدہ ہو کر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل۔ قادیان

"الفضل" کی اشاعت کو کسطرح بڑھایا جا سکتا ہے

ہمارے سلسلہ کو جو آئے دن مالی مشکلات کا سامنا رہتا ہے میں سمجھتا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری جماعت اگر ساری نہیں تو اس کا ایک کثیر حصہ ضرور ایسا ہے۔ جو سلسلہ کے اخبارات کو نہیں پڑھتا۔ مثلاً اخبار الفضل جو اس وقت اللہ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کی بہترین خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جس میں علاوہ سلسلہ کی ضروری خبروں کے۔ جماعت کی ترقی اور ان کی اخلاقی و تمدنی اصلاح کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور دیگر بزرگان سلسلہ کے علمی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا پڑھنا ہر ایک احمدی کے لئے نہ صرف ضروری ہے۔ بلکہ ان کی ترقی ایمان کا بھی موجب ہے۔ اس کی اشاعت باوجود جماعت کی تعداد دس بارہ لاکھ ہونے کے میرے خیال میں اڑھائی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ جو ایک ترقی کرنے والی جماعت کے لئے قابل افسوس ہے۔ جو لوگ سلسلہ کے اخبارات کو پڑھتے ہی نہیں جن کو علم ہی نہیں۔ کہ آج ہمارا سلسلہ کن مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ ہمارا دشمن ہمارے خلاف کیا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارا پاک امام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ان کے اندر سلسلہ کی مشکلات کا درد کس طرح پیدا ہو سکتا ہے پس ضرورت ہے کہ جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور حضور کی دیگر تحریکات کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے الفضل کی اشاعت کا دائرہ زیادہ وسیع کیا جائے۔ اس کا خریدنا اور پڑھنا جماعت کے ہر لکھے پڑھے مرد و عورت کے لئے لازمی اور ضروری قرار دیا جائے۔ موجودہ زمانہ میں اخبارات ہی ایک ایسا ذریعہ ہیں۔ جس سے دنیا میں ہر قسم کے انقلاب پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر قوموں کی اصلاح اور ان کے مذہبی و سیاسی حقوق کی نگہداشت کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ چاہیئے۔ کہ باہر کی شہری و قصباتی جماعتوں میں سے ہر ایک دوست اخبار خریدے۔ اگر کوئی اکیلا نہ خرید سکے تو وہ دو دو تین تین مل کر خرید سکتے ہیں دیہاتی جماعتیں جہاں لکھے پڑھے احمدی کم ہوں وہاں ایک دو اخبار ضرور مشترکہ منگوانے چاہئیں اور بوقت ضرورت جمعہ کو اکٹھا کر کے ضروری مضامین سنائے جائیں۔ بعض احمدی اور غیر احمدی مستحقین کو اگر

Digitized by Khilafat Library

مولوی عمرالدین صاحب شملوی کی حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی عداوت نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا

قدرتِ حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہوگئے ؛ یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبتِ دیریں کے زنگ ؛ پھول بنکر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر۔ گجرات

مناظرہ سنگرور کی رپورٹ قارئین کرام کے ملاحظہ میں آچکی ہے۔ اس میں سے ایک بات جو یقیناً احباب جماعت کو تعجب میں ڈال دے گی۔ وہ پیغامی مناظر مولوی عمرالدین صاحب شملوی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی ہے ؛

کس قدر حیرت انگیز امر ہے۔ کہ وہی مولوی عمرالدین صاحب شملوی جو اس وقت تک کہ ان کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ سے خارج نہیں فرمایا تھا۔ اپنے آپ کو "عمرالدین شملوی یکے از غلامانِ فضل عمر" لکھا کرتے تھے۔ اور دن رات ان کا کام ہی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پیغامیوں سے مباحثات کرنا تھا۔ جماعت احمدیہ سے خارج ہونے کے بعد کچھ عرصہ تو یہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہے۔ کہ ان کے متعلق جو اطلاعات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ملتی رہی ہیں۔ وہ دراصل غلط ہیں۔ حضرت امیرالمومنین کے ساتھ ان کو بدستور وہی محبت اور وہی عقیدت ہے جو ان کو اخراج از جماعت سے قبل حضور کے ساتھ تھی۔ اور یہ کہ باوجود اخراج کے وہ حضرت امیرالمومنین کو خلیفۃ المسیح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بمقام دہلی جنوری ۱۹۳۲ء میں انہوں نے دو تین اور دوستوں کی موجودگی میں خود مجھ سے یہ باتیں کیں۔ لیکن جب ان کے معافی نامے کچھ اثر نہ پیدا کرسکے تو بالآخر انہوں نے اہل پیغام کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کے عقائد کی تبلیغ کا کام شروع کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ آواز بھی ان کی طرف سے ہمارے کان میں پہونچتی رہی۔ کہ بعض مسائل میں ہنوز شملوی صاحب کو اہل پیغام کے ساتھ اختلاف ہے۔ اور کہ انہیں صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اختلاف تھا۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے ساتھ ان کی محبت اور عقیدت بدستور قائم ہے ؛

لیکن ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو سنگرور ریاست جیند کے مناظرہ میں انہوں نے جو الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں استعمال کئے۔ اور جس تمسخر آمیز لہجہ میں انہوں نے حضور کا ذکر کیا۔ اس نے گو غیر احمدی پبلک کو تو ہنسی اور مذاق کا موقعہ دیا۔ لیکن وہ یقیناً ہمارے قلوب کو بری طرح مجروح کرنے والا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخانہ کلمات نے خاکسار اور موجود الوقت تمام احمدی احباب کو سخت صدمہ پہونچایا۔ اور مناظرہ کے اختتام سے لے کر گھر تک اور پھر اس کے بعد بھی تمام دوست ان کے اس رویہ پر اظہارِ تاسف کرتے رہے ؛

مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے الفاظ

مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے امکان نبوت کے مناظرہ کے دوران میں کہا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا قیام قیامت ہر انسان کے لئے نبی ہیں۔ پس جب ہمارے پاس اصل نبوت ہے۔ تو پھر ہم اصل کو چھوڑ کر کس طرف جائیں۔ آپ تو ہمیں ظلی نبوت دینا چاہتے ہیں"!

جن الفاظ بلا کسی تغیر کے مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے اصل الفاظ ہیں۔ اس کے بعد دوسرے مناظرہ میں جو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون پر تھا۔ مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے کہا "خادم صاحب! بتائیے مرزا صاحب مرد تھے یا عورت؟"

یہ فقرہ مولوی عمرالدین صاحب نے اپنی مختلف تقاریر میں تین دفعہ استعمال کیا۔ اور ہر بار جب وہ ایسا کہتے تھے۔ غیر احمدی پبلک قہقہہ مار کر ہنس پڑتی تھی۔ لیکن افسوس ہے مولوی صاحب کو ذرا بھی شرم محسوس نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ محض غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان میں اس قدر دلآزار کلمات استعمال کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں ؛

پھر مولوی صاحب نے کہا۔ "جب کھرے کے ساتھ کھوٹا مل جائے۔ تو وہ کھرا نہیں رہتا۔ اسی طرح امتی ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب نبی نہیں ہوسکتے"!

پھر مولوی صاحب نے متعدد بار کنایہ کے رنگ میں لفظ "ملعون" اور "لعنتی" بھی نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق استعمال کیا۔ یہ سب باتیں جہاں اہل پیغام اور غیر احمدیوں کو خوش کرنے والی تھیں۔ وہاں ہمارے قلوب کو حد درجہ مجروح کر رہی تھیں۔ میں نے یہ بات بھی خاص طور پر نوٹ کی کہ تمام مناظرہ کے دوران میں مولوی عمرالدین صاحب شملوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر مرزا صاحب کہہ کر کرتے تھے۔ اور ایک مرتبہ بھی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا کم از کم حضرت مرزا صاحب نہیں کہا۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں کہ مولوی عمرالدین صاحب شملوی کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کو کامل اختیار ہے۔ کہ جس عقیدہ میں ان کو فائدہ نظر آتا ہو۔ اس کو وہ اختیار کریں۔ اور اسی کا اشتہار دیں۔ لیکن ہم تمام احمدی احباب کو مولوی عمرالدین صاحب شملوی کی موجودہ حالت بتا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کی عظمت اور حضور کی خلافت کا مقام بتانا چاہتے ہیں۔

مستریوں نے حضور کی ذات سے علیحدگی اختیار کی۔ اور باوجود کئی اشتہارات میں یہ دعویٰ کرنے کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے ساتھ انکو بدستور سابق کامل محبت ہے۔ انہوں نے ضلع سیالکوٹ میں وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضامین پر احمدی مناظرین سے مناظرہ کیا۔ بعینہ اسی طرح مولوی عمرالدین صاحب شملوی بھی آخرکار گرتے گرتے اس حالت کو پہونچ گئے۔ کہ ان میں اور ملاعنائت اللہ احراری میں جو امتیاز تھا۔ وہ اٹھ گیا۔ اور انہوں نے بعینہ وہ الفاظ مناظرہ سنگرور کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کئے۔ جو ملاعنائت اللہ احراری کے ایک ٹریکٹ کا عنوان رہ چکے ہیں۔

پس اے احمدی احباب! واقعات نے اس حقیقت کو قطعی طور پر بے نقاب کر دیا ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فی الحقیقت حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نظیر" ہیں۔ اور جو شخص آپ کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر ہے۔ اور جو شخص حضور کی بیعت سے الگ ہو کر پھر بھی اپنی احمدیت کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے۔ وہ یا تو غلطی خوردہ ہے۔ یا جان بوجھ کر لوگوں کو مغالطہ دینا چاہتا ہے۔ مستریان مباہلہ اور مولوی عمرالدین صاحب شملوی کی موجودہ حالت اس مندرجہ بالا حقیقت کو قطعی طور پر بے نقاب کر رہی ہے۔ اور اسکو دیکھ کر دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی قسم کے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قدرتِ حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہوگئے ؛ یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دیئے دل سے وہ سارے صحبتِ دیریں کے زنگ ؛ پھول بنکر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار

Digitized by Khilafat Library